سورة البقرة

آيات ٦٥ - ٧٣

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۚ ۝٦٥
فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٦٦ وَ اِذْ قَالَ
مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٦٧ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ
اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ
۝٦٨ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝٦٩ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ
تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝٧٠ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا
ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ لَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ
جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝٧١ ع وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ
فِيْهَا ؕ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ ۝٧٢ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ
اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٧٣

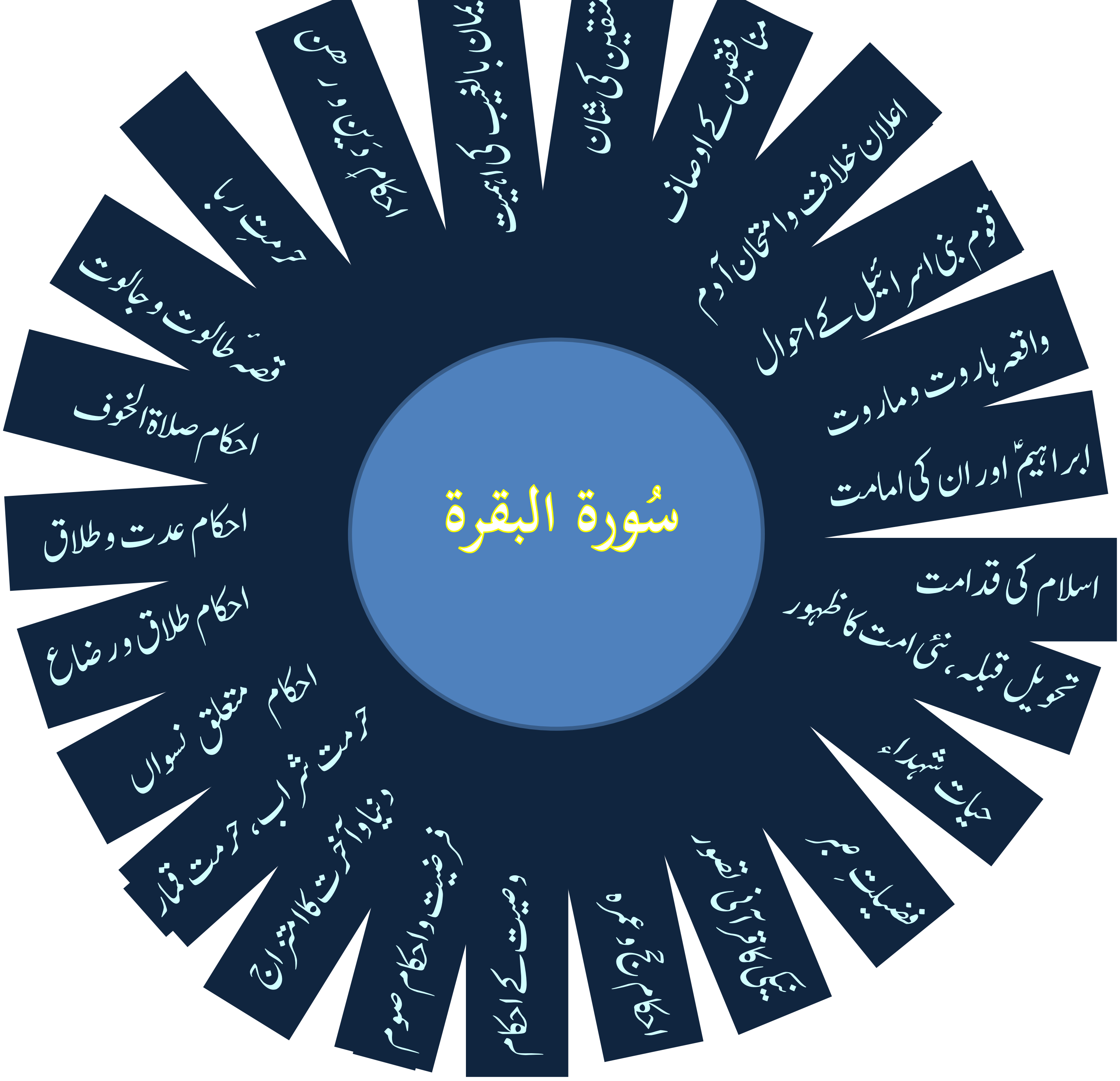

سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رھن
ایمان بالغیب کی اہمیت

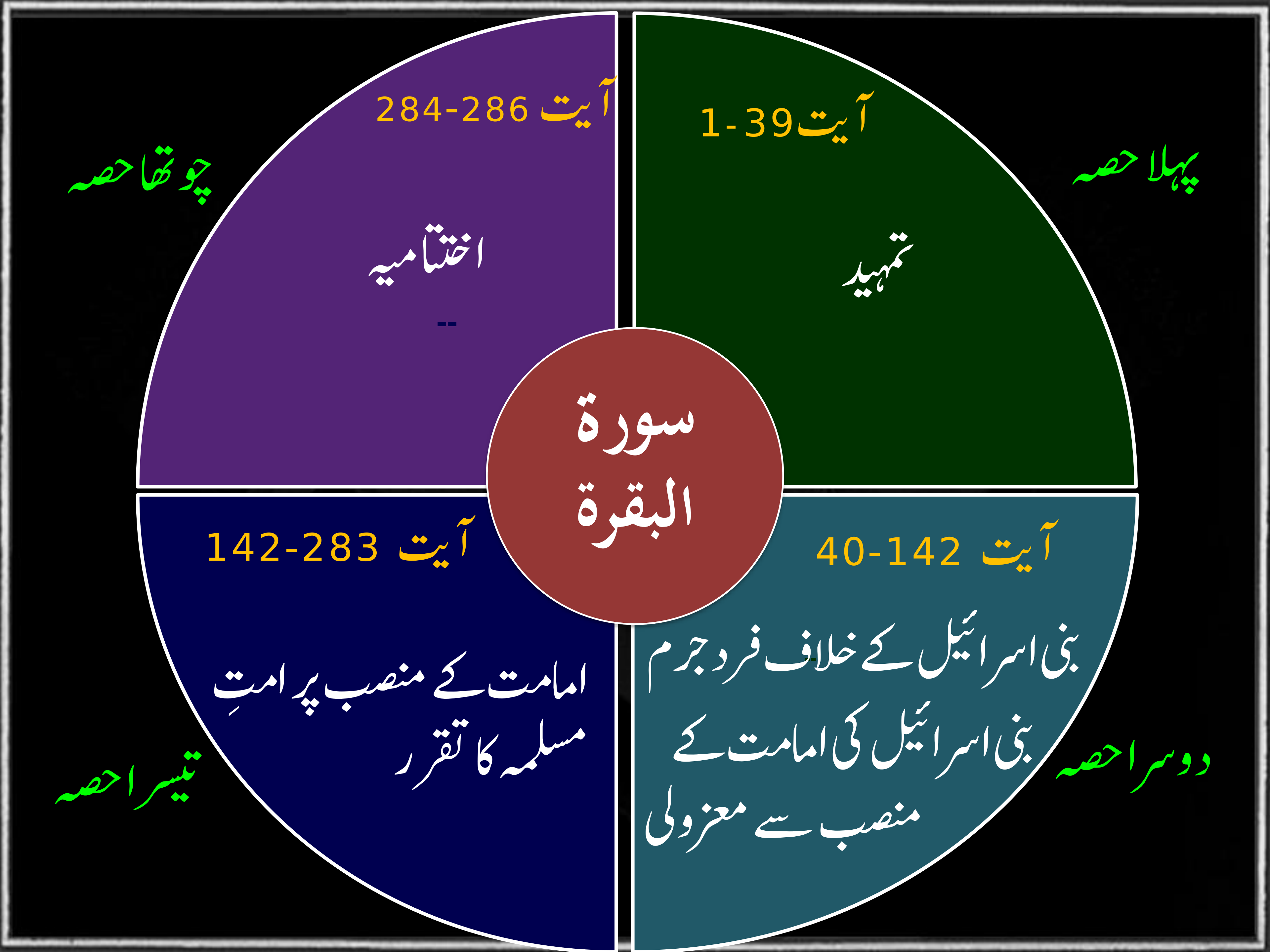
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم۔انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـئِيۡنَ ۚ‏ ﴿۶۵﴾

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ - اور تم خوب جانتے ہو

الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا - (ان کو) جنہوں نے حد سے تجاوز کیا

مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ - تم میں سے ہفتے کے دن میں

سبت - ہفتے کا دن (Sabbath)
لغوی معنی - قطع کرنا (ہفتے بھر کا حرکت و عمل قطع کرکے آرام کرنا)

فَقُلۡنَا لَهُمۡ - تو ہم نے کہا ان سے

كُوۡنُوۡا - تم ہو جاؤ

قِرَدَةً - بندر

قِرد - واحد، قِرَدۃ و قُرُود جمع

خٰسِـئِيۡنَ - ذلیل و خوار

(خ س أ)

خَسَأَ یَخْسَأُ، خَسْئًا دھتکارنا، دور دفع کرنا
حقیر ہونے کی وجہ سے دھتکاری ہوئی چیز

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ
كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ ۚ ﴿٦٥﴾

پھر تمہیں اپنی قوم کے اُن لوگوں کا قصہ تو معلوم ہی ہے جنہوں نے
سبت کا قانون توڑا تھا ہم نے انہیں کہہ دیا کہ بندر بن جاؤ اور اس
حال میں رہو کہ ہر طرف سے تم پر دھتکار پھٹکار پڑے

And well you knew those amongst you who transgressed in the matter of the Sabbath: We said to them: "Be you apes, despised and rejected."

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ٦٥

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿٦٥﴾

نقض عہد کی مثال

- اللہ نے نہایت اہتمام کے ساتھ تورات بنی اسرائیل کے حوالے کی اور ان پر اچھی طرح واضح کر دیا کہ تورات کے احکام پر عمل کرنے ہی میں ان کی فلاح و کامرانی کا راز مضمر ہے
- یہود کی شریعت میں ہفتے (سبت) کا روز عبادت کے لیے معیّن کر دیا گیا تھا اور اس روز دنیاوی کام کاج کی اجازت نہیں تھی، جو شخص اس مقدس دن کی حرمت کو توڑے، وہ واجب القتل ہے
- ان کے ایک قبیلے نے ایک حیلہ ایجاد کرکے اس قانون کی دھجیاں بکھیر دیں (تفصیل الاعراف میں)
- ہفتے کے دن وہ سمندر کے کنارے گڑھے کھود کر اور جال لگا کر آ جاتے اور اگلے دن جا کر آئی ہوئی مچھلیوں کا شکار کر لیتے
- اس نافرمانی اور سرکشی کی سبب ان پر اللہ کی لعنت و پھٹکار اور اس کا عذاب نازل ہوا، ان کی شکلیں مسخ کرکے انہیں بندروں کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا۔
- یہاں خطاب چونکہ بنی اسرائیل سے ہے اور وہ اس داستان سے پوری طرح واقف تھے، اس لیے قرآن نے اس کی زیادہ تفصیل بیان نہیں کی۔

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ ۚ‏ ﴿۶۵﴾

اہل سبت کے قصے کے اسباق

- کسی قسم کا حیلہ جو منشائے الٰہی اور شریعت کے خلاف ہو، اللہ کے غضب کا باعث بنتا ہے
- اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش نافرمانی سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔
- کتاب کے الفاظ و معانی اور تشریح میں ایک ربط رہنا چاہیے یہود و نصارٰی دونوں اس ضمن میں افراط و تفریط کا شکار ہوگئے ۔
- یہود نے ظاہر پرستی اور نصارٰی نے روحانیت میں غلو کرکے دین کی روح کو برباد کردیا
- جب حلال رزق پر انسان یا اقوام قناعت نہیں کرتیں تو حرام کا حصول ان پر آسان کردیا جاتا ہے
- جب لوگ کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی کرنے لگیں اور ان کو منع کرنے والا کوئی نہ ہو تو اللہ کا عذاب سب کو لپیٹ میں لے لیتا ہے (سوائے ان کے جو اس برائی سے لوگوں کو منع کرنے والے ہوں)
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ امت کے لیے ایک لازمی امر ہے اس کو ترک کردینا برائیوں کو معاشرے میں پنپنے کا موقع دینا ہے جو بالآخر قوم و ملت کی تباہی پہ منتج ہوتا ہے

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾

فَجَعَلْنٰهَا - تو بنایا ہم نے اس کو

نَكَالًا - نشان عبرت

نَکال کی جمع - کسی کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالنا، یا منہ میں لگام ڈالنا

وہ سخت سزا جو دوسروں کے لیے باعث عبرت ہو

لِّمَا - اس کے لیے جو

بَيْنَ يَدَيْهَا - اس کے سامنے ہیں

موجودہ لوگ

وَ مَا خَلْفَهَا - اور جو اس کے پیچھے ہیں

بعد میں آنے والے لوگ

وَ مَوْعِظَةً - اور نصیحت

لِّلْمُتَّقِيْنَ - پرہیزگاروں (اللہ کی ناراضگی سے بچنے والوں) کے لیے

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾

اس طرح ہم نے اُن کے انجام کو اُس زمانے کے لوگوں اور بعد کی آنے والی نسلوں کے لیے عبرت اور ڈرنے والوں کے لیے نصیحت بنا کر چھوڑا

So We made it an example to their own time and to their posterity, and a lesson to those who fear Allah.

محمد اقبال

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾

یہود کا انجام دوسروں کیلئے نمونہ عبرت

- اللہ تعالیٰ کے اس عذاب اور لعنت کے نتیجے میں یہ بستی اپنے آگے پیچھے اور گرد و پیش کی بستیوں کے لیے نمونہ عبرت بنادی گئی جس کو دیکھ کر عقل اور خوف خدا رکھنے والے نصیحت حاصل کر سکتے تھے
- ایلہ یا ایلات کا یہ شہر سمندر کے کنارے آباد تھا، اس شہر کے لوگ تجارت اور تمدن میں بہت ترقی کر چکے تھے لیکن اس عذاب کی پاداش میں ان کے اوپر ایسا زوال آیا کہ ان کا ظاہر اور باطن سب کچھ مسخ ہو کر رہ گیا اور دنیا کے لیے نمونۂ عبرت بن کے رہ گئے
- یہ قصہ بیان کرنے کا ایک مقصد
- ایک طرف خود یہود کو شرمساری اور ندامت ہو۔ وہ اپنی حقیقت کو پہچان لیں اور سیدھی راہ کی طرف مائل ہوں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے لئے کہ وہ متنبہ ہوں۔ وہ گزشتہ قوموں کے واقعات سے عبرت پکڑیں۔ اپنے اعمال کا جائزہ لیں۔ سبق حاصل کریں اور قرآن مجید کی روشنی میں اپنے آپ کو ٹھیک کرلیں

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ - اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ - بیشک اللہ حکم دیتا ہے تمہیں

اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً - کہ ذبح کرو ایک گائے

قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا - انہوں نے کہا کیا تم بناتے ہو ہمارا

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذًا (VIII)
لینا، اختیار کرنا، بنانا

هُزُوًا - مذاق

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ - (موسیٰؑ نے) کہا میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں

اَنْ اَكُوْنَ - کہ میں ہو جاؤں

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ - جاہلوں میں سے

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَةً ؕ قَالُوۡۤا
اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿٦٧﴾

پھر وہ واقعہ یاد کرو، جب موسیٰؑ نے اپنے قوم سے کہا کہ، اللہ تمہیں ایک
گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے کہنے لگے کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو؟ موسیٰؑ
نے کہا، میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں کی سی باتیں کروں

And remember Moses said to his people: "Allah commands that ye sacrifice a heifer." They said: "Makes thou a laughing-stock of us?" He said: "Allah save me from being an ignorant (fool)!"

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖۤ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَۃً ؕ قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا ہُزُوًا ؕ

گائے کا قصہ - نقضِ عہد کی دوسری مثال

- یہ قصہ نسبتاً زیادہ تفصیل سے (پہلے آنے والے قصے مختصراً بیان ہوئے کہ وہ تمام واقعات البقرہ سے پہلے نازل ہونے والی مکی سورتوں میں بیان ہو چکے تھے لیکن یہ واقعہ پہلی مرتبہ)
- گائے کا یہ قصہ یہود کی ذہنیت کا بہترین عکاس ہے، اس واقعے سے ان کی لجاجت، نافرمانی، تعمیل حکم میں لیت و لعل اور عذر سازی جیسے قومی خدوخال کھل کے سامنے آتے ہیں
- قصے کی تفصیل- .... (اگلی سلائیڈ میں)
- گائے کو ذبح کروانے کا ایک مقصد یہ بھی- بنی اسرائیل مصر اور مصریوں کے درمیان رہتے ہوئے گائے کی تقدیس کے مشرکانہ عقیدے سے بہت متاثر ہو گئے تھے، ان کے دلوں سے اس تقدیس کو نکالنے کے لیے تورات کے مطابق مختلف مواقع پر انھیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا جاتا رہا
- بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس حکم کو جو انہوں نے اللہ کے نام سے دیا، ایک مذاق تصور کیا-اس احمقانہ اور سفیہانہ بہتان کے جواب میں موسیٰؑ نے اللہ کی پناہ چاہی

گائے کا قصہ

- پسِ منظر۔روایات کے مطابق بنی اسرائیل میں ایک شخص قتل ہو گیا یہ ایک امیر باپ کا اکلوتا بیٹا تھا جس کو اس کے چچازاد بھائیوں نے وراثت کے لالچ میں قتل کر دیا، لاش شہر سے باہر پھینک دی اور پھر خود اس کے قتل کے مدعی بھی بن گئے
- قاتل کا پتا نہیں چل رہا تھا۔اس پر انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ اللہ سے دعا کریں تاکہ قاتل کا پتہ چلے۔اس پر پروردگار نے انھیں حکم دیا کہ تم ایک گائے ذبح کرو
- بعض مفسرین نے اس حکم کو قسامہ پر قیاس کیا ہے جو بنی اسرائیل میں مقتول کے نامعلوم قاتل کو معلوم کرنے کا طریقہ تھا (اور وہ یہی تھا جو موسیٰؑ نے الٰہی حکم سے ان کے لیے تجویز کیا)
- بنی اسرائیل نے اللہ کے حکم کی بجاآوری سے بچنے کے لیے طرح طرح کے بہانے تراشے اور اپنی بھرپور کوشش کی کہ کسی طرح یہ گائے ذبح کرنے والا معاملہ ٹل جائے
- لیکن جتنے زیادہ سوالات وہ کرتے گئے اتنے ہی مزید گھرتے چلے گئے یہاں تک کہ آخرکار اس خاص قسم کی سنہری گائے پر، جسے اس زمانے میں پرستش کے لیے مختص کیا جاتا تھا، گویا انگلی رکھ کر بتایا گیا کہ اسے ذبح کرو

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۚ

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ - انہوں نے کہا پکاریے ہمارے لیے اپنے رب کو

يُبَيِّنْ لَّنَا - کہ وہ واضح کردے ہمارے لیے

بَيَّنَ يُبَيِّنُ، تَبْيِينًا.. (II)
وضاحت کرنا، کھول کے بیان کرنا

مَا هِيَ - کیا ہے وہ

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ - (موسیٰؑ نے) کہا کہ وہ کہتا ہے

اِنَّهَا بَقَرَةٌ - کہ وہ ایک ایسی گائے ہے (جو)

لَّا فَارِضٌ - نہ بوڑھی ہے (ف ر ض)

فَرَضَ يَفْرِضُ ، فَرْضًا کسی چیز کو
کاٹنا، حصہ بانٹنا، نافذ کرنا، قانون بنانا

فَارِض بوڑھا-وہ بیل یا گائے جس نے اپنی جوانی کی عمر کاٹ دی ہو اور عمر رسیدہ ہو گئی ہو

صرف گائے بیل (جانوروں) کے لیے

انسان کے لیے مُعَمِّر ، شَيْخ ، شِيْب ، كَهْل ، عَوان

لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾

وَّلَا بِكْرٌ - اور نہ کنواری ہے

بِكْر - جس نے ابھی بچہ نہ جنا ہو

عَوَانٌ - بیچ میں ہے

عَانَ يَعُوْن ، عَوْناً درمیانی عمر کا ہونا

انسان، حیوان سب کے لیے

عَوان ادھیڑ عمر

بَيْنَ ذٰلِكَ - اس کے درمیان

فَافْعَلُوْا - پس تم کرو

مَا تُؤْمَرُوْنَ - جس کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ
لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾

بولے اچھا، اپنے رب سے درخواست کرو کہ وہ ہمیں گائے کی کچھ تفصیل
بتائے موسیٰؑ نے کہا، اللہ کا ارشاد ہے کہ وہ ایسی گائے ہونی چاہیے جو نہ
بوڑھی ہو نہ بچھیا، بلکہ اوسط عمر کی ہو لہٰذا جو حکم دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرو

They said: "Beseech on our behalf Thy Lord to make plain to us what (heifer) it is!" He said; "He says: The heifer should be neither too old nor too young, but of middling age. Now do what ye are commanded!"

محمد اقبال

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ ٦٩

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ - انہوں نے کہا پکاریے ہمارے لیے اپنے رب کو

يُبَيِّنْ لَّنَا - کہ وہ واضح کردے ہمارے لیے

مَا لَوْنُهَا - کیا ہے اس کا رنگ

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ - (موسیٰؑ نے) کہا کہ وہ کہتا ہے

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ - کہ وہ ایک ایسی گائے ہے (جو) زرد رنگ کی ہے

فَاقِعٌ لَّوْنُهَا - شوخ ہے اس کا رنگ فَقَعَ يَفْقَعُ ، فَقْعًا و فُقُوعًا - گہرے رنگ کا ہونا

تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ - خوش کرتا ہے دیکھنے والوں کو (س ر ر)

سَرَّ ، يَسُرُّ سُرُورًا - خوش کرنا، بھانا

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا
بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

پھر کہنے لگے اپنے رب سے یہ اور پوچھ دو کہ اُس کا رنگ کیسا ہو
موسیٰؑ نے کہا وہ فرماتا ہے زرد رنگ کی گائے ہونی چاہیے، جس کا
رنگ ایسا شوخ ہو کہ دیکھنے والوں کا جی خوش ہو جائے

They said: "Beseech on our behalf your Lord to make plain to us Her colour." He said: "He says: A fawn-coloured heifer, pure and rich in tone, the admiration of beholders!"

محمد اقبال

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ اِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝٧٠

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ - انہوں نے کہا پکاریے ہمارے لیے اپنے رب کو

يُبَيِّنْ لَّنَا - کہ وہ واضح کردے ہمارے لیے

مَا هِيَ - کیا ہے وہ

اِنَّ الْبَقَرَ - بیشک تمام گائے بیل

تَشٰبَهَ عَلَيْنَا - باہم ملتے جلتے ہوئے (مشتبہ) ہیں ہم پر

وَ اِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ - اور یقیناً ہم اگر اللہ نے چاہا

لَمُهْتَدُوْنَ - تو ہدایت پانے والے ہیں

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَٰبَهَ عَلَيْنَا ۖ وَ
إِنَّآ إِن شَآءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾

پھر بولے اپنے رب سے صاف صاف پوچھ کر بتاؤ کیسی گائے
مطلوب ہے، ہمیں اس کی تعین میں اشتباہ ہو گیا ہے اللہ نے چاہا،
تو ہم اس کا پتہ پا لیں گے

They said: "Beseech on our behalf your Lord to make plain to us what she is: To us are all heifers alike: We wish indeed for guidance, if Allah wills."

محمد اقبال

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوۡلٌ تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ وَلَا تَسۡقِى الۡحَـرۡثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيۡهَا ؕ

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ - (موسیٰؑ نے) کہا کہ وہ کہتا ہے

اِنَّهَا بَقَرَةٌ - کہ وہ ایک گائے ہے (جو)

لَّا ذَلُوۡلٌ - نہیں سدھائی گئی

تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ - (کہ) وہ جوتتی ہے زمین کو (ث و ر)

أَثَارَ يُثِيرُ ، إِثَارَةً - کھودنا، ابھارنا، زمین جوتنا (VI)	ثور - بیل جو ہل جوتتا ہے

وَلَا تَسۡقِى الۡحَـرۡثَ - اور نہیں وہ پانی پلاتی کھیتی کو

مُسَلَّمَةٌ - وہ بچائی گئی ہے (ہر مشقت سے)

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾

لَّا شِيَةَ فِيهَا - کوئی نشان (داغ) نہیں ہے اس میں (و ش ي)

وَشَى يَشِي ، وَشْيًا و شِيَةً - کسی چیز کے رنگ کے خلاف دوسرا رنگ لگانا

شِيَةً - نشان یا داغ

قَالُوا - انہوں نے کہا

الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ - اب تو لایا حق کو

فَذَبَحُوهَا - تو انہوں نے ذبح کیا اس کو

وَمَا كَادُوا - اور لگتا نہیں تھا کہ

يَفْعَلُونَ - وہ لوگ کریں گے

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوۡلٌ تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ وَ لَا تَسۡقِى
الۡحَرۡثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيۡهَا ؕ قَالُوا الۡـٴٰنَ جِئۡتَ بِالۡحَقِّ ؕ
فَذَبَحُوۡهَا وَمَا كَادُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ۝71

موسیٰؑ نے جواب دیا: اللہ کہتا ہے کہ وہ ایسی گائے ہے جس سے خدمت
نہیں لی جاتی، نہ زمین جوتتی ہے نہ پانی کھینچتی ہے، صحیح سالم اور بے داغ ہے،
اس پر وہ پکار اٹھے کہ ہاں، اب تم نے ٹھیک پتہ بتایا ہے پھر انہوں نے اسے
ذبح کیا، ورنہ وہ ایسا کرتے معلوم نہ ہوتے تھے

He said: "He says: A heifer not trained to till the soil or water the fields; sound and without blemish." They said: "Now hast thou brought the truth." Then they offered her in sacrifice, but not with good-will.

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ﴿٧٢﴾

وَاِذْ قَتَلْتُمْ - اور جب تم نے قتل کیا

نَفْسًا - ایک جان کو

فَادّٰرَءْتُمْ - اور الزام دوسرے پہ ڈالا (د ر أ)

اصل میں یہ لفظ تَدَرَّأْتُم تھا- ادغام کے قاعدے سے ادّٰرَءْتُم بن گیا

تَدَارَأَ يَتَدَارَأُ ، تَدَارُؤًا - الزام دوسرے پہ ڈالنا (VI)

یہ باب تفاعل کا فعل ماضی جمع مذکر حاضر ہے

فِيْهَا - اس میں

وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ - اور اللہ نکالنے والا تھا

مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ - وہ جو تم لوگ چھپاتے تھے

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ۚ ﴿٧٢﴾

اور تمہیں یاد ہے وہ واقعہ جب تم نے ایک شخص کی جان لی تھی، پھر اس
کے بارے میں جھگڑنے اور ایک دوسرے پر قتل کا الزام تھوپنے لگے تھے
اور اللہ نے فیصلہ کرلیا تھا کہ جو کچھ تم چھپاتے ہو، اسے کھول کر رکھ دے گا

Remember you slew a man and fell into a dispute among yourselves as to the crime: But Allah was to bring forth what you did hide.

محمد اقبال

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ - تو ہم نے کہا تم مارو اس کو

بِبَعْضِهَا - اس کے حصے سے

كَذٰلِكَ - اس طرح

يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى - اللہ زندہ کرتا ہے مُردوں کو

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ - اور وہ دکھاتا ہے تم کو اپنی نشانیاں

لَعَلَّكُمْ - شاید کہ تم

تَعْقِلُوْنَ - عقل (غور) کرو

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

اُس وقت ہم نے حکم دیا کہ مقتول کی لاش کو اس کے ایک حصے سے ضرب
لگاؤ دیکھو اس طرح اللہ مُردوں کو زندگی بخشتا ہے اور تمھیں اپنی نشانیاں
دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو

So We said: "Strike the (body) with a piece of the (heifer)." Thus Allah brings the dead to life and shows you His Signs: Perchance ye may understand.

محمد اقبال

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾

- اس گائے کو ذبح کرنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق گائے کے گوشت کے ایک ٹکڑے سے مقتول کو ضرب لگائی گئی تو مقتول زندہ ہو گیا اور اس نے بتا دیا کہ چچا کے بیٹوں نے مجھے قتل کیا ہے۔ یہ بتانے کے بعد وہ مر گیا۔ اس طرح اس کے قتل کا معمہ تو حل ہو گیا
- پھر اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح وہ اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو اور نشانیوں کے اصل مقصد کو سمجھو، مثلاً :
- یہ گائے، جسے تم نے خود ذبح کیا ہے، اس کا دودھ پیتے ہو، گوشت کھاتے ہو اس میں تقدیس کہاں سے آ گئی
- مری ہوئی گائے جو ذبح کرتے وقت کسی قسم کی مزاحمت کے قابل بھی نہیں اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا مارنے سے مقتول زندہ ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قوت و قدرت نہ گائے میں ہے نہ تم میں۔ قوت اور قدرت کا مالک اصل میں وہ ہے جس کے حکم سے تم نے گائے کو ذبح کیا اور اسی کے حکم سے تم نے اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم سے مس کیا اور مقتول زندہ ہو گیا، تم اس کے سامنے جھکنے کی بجائے جانوروں میں تقدیس تلاش کرتے ہو

گائے کے قصے کے اسباق

☜ سمعنا واطعنا کا طرز عمل - اللہ (اور اس کے رسول) کے واضح حکم کی تعمیل کی جائے ، حیلے بہانے تراشنا اور حکم سے اجتناب کی کوئی کوشش اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے

☜ سوالات مشکلات کے حل کی کلید اور جہل و نادانی کو دور کرنے کا نسخہ - اسلام میں علم و معرفت کی خاطر سوال کرنے کو پسند کیا گیا ہے لیکن یہ سوال غیر ضروری، غیر متعلق، حد سے متجاوز اور کٹ حجتی پہ مبنی ہوں تو کج روی کی علامت ہیں (سوال میں سنجیدگی، متانت اور اخلاص ہو)

☜ اجمال کی نعمت- جن چیزوں میں اللہ نے خود مصلحتاً خاموشی اختیار کی، بلا وجہ بلا ضرورت ان کی غیر ضروری تفاصیل میں جانا، اپنے اوپر سختی اور بوجھ لادنا ہے— (لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ - أبو داود)

☜ اللہ کے رسول کے بلند مقام کا لحاظ کیا جائے اور ادب و احترام کا انتہائی درجہ ملحوظ رہنا چاہیے

☜ اللہ اور اس کے رسول کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا، ایسی کوئی کوشش سراسر خسارے کا عنوان

اضافی مواد

Reference Material

آیت ۷۲ میں لفظ فَادّٰرَءْتُمْ کی تفصیل

فَادّٰرَءْتُمْ

حروف اصلی - د ر أ

- فعل تَدَارَأُ ہے تَفَاعَلُ کے وزن پر - (باب تفاعل - VI)
- تَدَارَأَ يَتَدَارَؤُ ، تَدَارَأً - کے معنی ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالنا - متفق نہ ہونا
- لفظ کی اصلی شکل " تَدَارَءْ تُم " تھی
- عربوں کا تلفظ کا قاعدہ - باب تفاعل میں فاء کلمہ اگر ت ث ذ ر ز س ص ط ظ میں سے کوئی ایک حرف ہو تو " تفاعل " کی " ت " کو بھی اسی حرف میں بدل کر بولتے ہیں
- پھر " تَدَارَءْ تُم " سے " دَدَارَءْ تُمْ " بنے گا - مضاعف کے قاعدہ کے مطابق ایک " د " دوسری " د " میں مدغم کرنے سے ایک مشدد (تشدید والی) " دّ " پیدا ہو گی
- اب یہ لفظ " دّارَءْ تُمْ " بنے گا، اب مشدد " دّ " کو پڑھنے کے لیے ابتداء میں ایک ہمزۃ الوصل لگا دیا جاتا ہے جو مکسور پڑھا جاتا ہے یوں یہ لفظ " اِدّارَءْ تُمْ " لکھا اور بولا جاتا ہے

آیت ۷۲ میں لفظ فَادّٰرَءۡتُمۡ کی تفصیل

فَادّٰرَءۡتُمۡ

- اس لفظ کو اپنی اصلی شکل میں " فَتَدَارَءْ تُمْ " بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ مگر قرآن کریم کی قراءت میں روایت کی پابندی کی جاتی ہے۔ یعنی جس طرح کسی لفظ کا پڑھنا صحابہؓ سے ثابت ہے اسی طرح پڑھا جاتا ہے محض معنیٰ اور گرامر کی بنا پر لفظ نہیں بدلا جاسکتا
- اس آیت میں یہ لفظ اسی طرح مادہ کے حروف کی تبدیلی کے ساتھ پڑھا گیا ہے
- باب تفاعل کی ایک خاصیت چونکہ مشارکت ہوتی ہے اس لیے اس کے ترجموں میں یہ پہلو پایا جاتا ہے جیسے :
  - ← پھر ایک دوسرے پر اس کو ڈالنے لگے
  - ← تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے
  - ← تو اس میں باہم جھگڑنے لگے
  - ← پھر تم آپس میں اس باب میں جھگڑنے لگے ....

تورات

- تورات یا توریت عبرانی زبان کا لفظ (عبرانی تلفظ توراہ) انگریزی میں (Torah) ، اس کے معنی تدریس، تعلیم ، قانون، شریعت کے ہیں
- حضرت موسیٰ علیہ السلام پہ نازل ہوئی جس کی تصدیق قرآن نے کی
- بائبل کے دو حصے - عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید
- عہد نامہ جدید (New Testament) میں ۲۷ کتابیں ہیں (زیادہ مشہور (۴) متی کی انجیل، مرقس کی انجیل، لوقا کی انجیل اور یوحنا کی انجیل)
- عہد نامہ قدیم (Old Testament)۔ یہود اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک اس مجموعے میں 39 کتابیں ہیں (کیتھولک کے نزدیک عہد نامہ قدیم میں 46 کتابیں ہیں)
- تورات - عہد نامہ قدیم کی پہلی پانچ کتب کے مجموعہ کو تورات کہتے ہیں اسی حصے کو یہودی الہامی کتاب سمجھتے ہیں (مسلمانوں کے ہاں تورات سے مراد وہ کتاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا اور وہ لوگوں کے لئے سرچشمہ ء ہدایت تھی)

تورات

تورات کی پانچ کتابیں

1. پیدائش (Genesis)- اس کتاب میں آسمان وزمین کی تخلیق سے لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات تک کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔
2. خروج (Exodus) - اس میں فرعون کی بنی اسرائیل کو ایذارسانی، موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملنا، فرعون کے سامنے معجزات کا ظہور اور اس کا انکار، فرعون کا لشکریوں سمیت بحر قلزم میں غرق ہونا اور بنی اسرائیل کا صحرائے سینا میں پہنچ جانا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر جانا اور دیگر احکامِ شریعت ہیں
3. احبار (Leviticus)- اس کتاب میں فقہی احکام ہیں۔
4. گنتی (Numbers) - بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی تقسیم اور ان کی مردم شماری
5. استثناء (Deuteronomy) -اس کتاب میں وہ احکام ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر "موآب" کی سرزمین میں نازل ہوئے۔آپ کی وفات تک پیش آنے والے واقعات ہیں

تورات

- تورات کی زبان - عبرانی (Hebrew)، جو زبانوں کے سامی خاندان سے ہے
- زمانۂ نزول- یہود کے مذہبی حوالہ جات کی رو سے تورات موسیٰ علیہ السلام کو 1312 قبل مسیح میں دی گئی
- مقامِ نزول- تورات موسیٰ علیہ السلام کو صحرائے سیناء کے ایک پہاڑ "طور" کے اوپر دی گئی
- کیفیت- اللہ کے یہ احکام مٹی کے تختیوں (الواح) پر لکھے ہوئے دیئے گئے (استثنا 4: 10-14)
اس کی تصدیق قرآن سے -وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۷/۱۴۵
- موسیٰ علیہ السلام نے ان تختیوں کو حفاظت سے رکھنے کے لیے ایک صندوق بنوایا اور بنی لاوی (قبیلے) کی تحویل میں دیا کہ وہ اس کی حفاظت بھی کریں - (استثناء، باب: 31، آیت: 24،25،26)
- بنی اسرائیل میں تورات کو حفظ کرنے کی کوئی روایت نہ تھی نہ عام آدمی اس کو پڑھ سکتا تھا، تورات کو ہر ے سال بعد اجتماعی طور پر پڑھنے کی موسیٰ علیہ السلام کی وصیت بھی فراموش کر دی
- تورات کی گمشدگی - کئی سو سال کے بعد سلیمان علیہ السلام کے دور (۸۳۶ قبلِ مسیح) میں جب اس صندوق کو کھولا گیا تو (موجودہ تورات کے مطابق) اس میں تورات نہیں تھی-(سلاطین 8-9)

تورات

- ساڑھے تین سو سال تک تورات مفقود رہی اور کسی کو معلوم نہیں کہاں، کس حالت میں تھی
- سلطنتِ یہوداکے بادشاہ "یوسیاہ" کے دور میں ظنی طور پہ یہ خیال کیاگیاکہ ہیکل سے جوایک کتاب ملی ہے وہ تورات ہے۔کیاوہ حقیقی تورات تھی ؟اس کے بارے میں حقیقی شواہد نہیں
- بخت نصر نے 598 ق م میں یروشلم پر حملہ کرکے قبضہ کرلیا۔اس نے شہر کو تہس نہس کر دیا، ہیکل کوآگ لگا کرخاکستر کر دیا، ستر ہزار یہودی قتل ہوئے، باقی ماندہ یہودی، مرد، عورتوں ، بچوں کو قیدی بنا کراپنے ہمراہ عراق لے گیا۔اس حملے اور شدید آتش زدگی میں تورات بھی نذرِ آتش ہو گئ
- غلامی کے ستر سال کے بعد عذراکاہن (عزیرؑ) نے اپنی یاداشتوں سے تورات پھر مرتب کی (عزیر کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا "یہ مجھے نہیں معلوم کے آپ نبی تھے یا نہیں؟)ابو داؤد -4674)
- ۱۹۸ ق م میں انٹیوکس ثالث (شاہ انطاکیہ) نے بھی حملہ کرکے یہودیوں کے ساتھ بخت نصر جیسا سلوک کیااور خاص طورپر تورات کے نسخوں کو چن چن کر نذرِ آتش کر دیا
- پھر ۷۰ء میں رومی شہنشاہ ٹائٹس بھی اللہ کانشتر بن کر اس قوم پہ برسا

تورات

یہودیوں کی تاریخ کے قومی حادثات دیکھ کر سوالات :

- ☜ دربدری، غلامی اور سخت تباہی کے پرآشوب حالات میں جس طرح تورات ضائع اور غائب ہوتی رہی اور پھر یہودی ربی اور کاہن اسے اپنی طرف سے تورات کے نام سے لکھتے رہے کیا اسے آسمانی کتاب کے ہم پلہ قرار دیا جا سکتا ہے؟
- ☜ ان حالات میں تحریر کردہ کتابوں کی اسناد اور صداقت کی حیثیت کیا ہے؟
- ☜ ان کاتبوں کے ذاتی احوال کے متعلق ہمیں تاریخ کیا معلومات دے سکتی ہے؟
- ☜ تاریخ میں سازشوں اور شرارتوں کی بدولت مسلسل انتقام کا شکار ہونے والی قوم سے کتنے غیر جانب دارانہ مؤقف کی امید کی جا سکتی ہے؟